لندن کی ڈائری

عبدالرحمٰن باوالندن

گذشتہ دنوں جرمنی کے شہر فرنیکفرٹ میں قادیانی جماعت جرمنی کی ایک ذیلی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کے زیر اہتمام متاثرین مالاکنڈ کی امداد کے لیے ایک چیرٹی ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔لندن کے ایک اردو روزنامے کے مطابق پاکستان قونصلیٹ سے نائب قونصل زاہد احمد اور کمرشل سیکشن کے سربراہ ڈاکٹر فیروز عالم جونیجو کے علاوہ جرمنی کے بعض تاجروں اور دیگر لوگوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں بدمزگی اس وقت پیدا ہوئی جب قادیانی جماعت جرمنی کے میڈیا ترجمان احمد عبدالرفیق نے متاثرین مالاکنڈ کی مدد کے موضوع کو نظر انداز کرتے ہوئے پاکستان کے بارے میں ایک طویل تجزیہ پڑھا جس میں اس نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیار اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دیدینے چاہئیں قادیانیوں کی یہ ہرزہ سرائی ہمارے لیے کوئی نئی بات نہیں کیونکہ ان کی ملک وملت اور عالم اسلام کے خلاف سازشیں،ان کا اکھنڈ بھارت کا عقیدہ، اتنا کچھ قادیانی ریکارڈ میں موجود ہے جس کو قومی اسمبلی سمیت ہر فورم میں پہلے بھی پیش کیا جا چکا ہے اور اب بھی پیش کیا جاسکتا ہے لیکن افسوس تو ان مسلمان پاکستانی سفارتکاروں، تاجروں، دانشوروں صحافیوں کے علاوہ بیرون ملک مقیم سیاسی وکمیونٹی لیڈروں پر ہے جو محبّ وطن ہونے کا تمغہ غیروں سے حاصل کرنے کیلئے اس قسم کی تقریبات میں شرکت کرتے ہیں جو خالصتاً قادیانی جماعت کے زیر اہتمام منعقد کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی یادرکھنے کے قابل ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک غیر قادیانی ہرگز مسلمان ہی نہیں بلکہ ''پکے کافر'' سمجھے جاتے ہیں۔اس کے باوجود ہمارے یہ لیڈران وہاں ان قادیانی تقریبات نہ صرف شرکت کرتے ہیں بلکہ قادیانی خلیفہ سے''شرف باریابی'' حاصل کرتے ہیں اسکے باوجود وہ قادیانی خلافت سے''سند اسلام'' حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔دور کی بات جانے دیجئے یہ بھی تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ چودھری ظفراللہ قادیانی کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا لیکن جب آپ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو قادیانی وزیر خارجہ نے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی ۔چلئے اس بحث کو یہاں چھوڑتے ہیں لیکن ایک بات کی داد ان لوگوں کو ضرور دینی چاہیے کہ جب عبدالرفیق نے پاکستان کے ایٹمی اثاثے اقوام متحدہ کی نگرانی میں دینے کی بات کی تو پاکستانی سفارتکاروں اور بعض تاجروں کی غیرت پھڑک اٹھی اور وہ اس تقریب سے''واک آوٹ'' کر گئے۔ایک اطلاع کے مطابق قادیانی جماعت کو شرمندگی سے بچانے کے لیے قادیانی خلیفہ مرزا مسرور نے قادیانی جماعت جرمنی کے نائب امیر (ر) میجر زبیر خلیل کو اپنے عہدے سے معطل کر دیا۔زبیر خلیل دراصل عبدالرفیق کا ماموں ہے۔اب یہ مسئلہ کہ جرم کرے عبدالرفیق اور معطل کیا جائے ماموں زبیر خلیل اسکی مثال تو وہی ہے کہ چوری کرے مونچھوں والا پکڑا جائے داڑھی والا۔

اس واقعہ کے چند دن بعد لندن کے اسی روزنامے میں قادیانی جماعت جرمنی کے پریس ترجمان اعجاز کی جانب سے مراسلہ کی شکل میں ایک وضاحت شائع ہوتی ہے جس میں عبدالرفیق کے بیان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے عبدالرفیق کی تقریر کو ذاتی حیثیت قرار دیا اور کہا کہ وہ قادیانی جماعت کے میڈیا ترجمان نہیں ہیں اور یہ فرائض میں یعنی''اعجاز احمد'' انجام دے رہا ہوں۔ یہ وضاحت ہرگز قابل قبول نہیں۔قادیانی جماعت کا ہر کام اپنے امیر کے تابع ہوتا ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا ایک لکھی ہوئی لمبی چوڑی تقریر کسی ذمہ دار شخص کی نظر سے نہیں گذری اور صرف یہ کہدینا''وہ میڈیا ترجمان نہیں اب میں ہوں'' کا مطلب کیا ہے؟ یہاں بات''حال'' کی نہیں''ماضی'' کی ہوری ہے۔جب عبدالررفیق اس تحریر کو پڑھ رہا تھا وہ اس وقت میڈیا ترجمان نہیں تھا؟

اب آیئے لندن میں منعقد کیے گئے ایک اسی قسم کے پروگرام کی طرف۔ یہاں تکنیک تو وہی رہی لیکن تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ۔لندن کے ہی ایک ہفتہ وار اردو اخبار کے مطابق متاثرین سوات کے لیے چند قادیانیوں نے ایک غیر چیریٹی ادارہ ''قائداعظم ویلفیر فاونڈیشن'' کے زیر اہتمام ایک پروگرام منعقد کیا۔فرینکفرٹ میں منعقد کیے گئے پروگرام ہی کی طرح یہاں بھی لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کے سفارتکاروں کے علاوہ تاجروں، صحافیوں، سیاستدانوں، کمیونٹی لیڈروں کو مدعو کیا لیکن تھوڑی سی تبدیلی یوں کی کہ یہاں ایک غیر چیریٹی ادارے کا نام استعمال کیا اور پھر پروگرام منعقد کرنے کیلئے الفورڈ لندن میں واقع ایک مسجد کے کمیونٹی ھال کا انتخاب کیا گیا۔مسجد انتظامیہ اس سے بالکل بے خبر تھی کہ اس پروگرام کے آرگنائزر کون ہیں؟ مزید یہ کہ یہاں فنڈ ریزنگ کے بجائے قائداعظم محمد علی جناح کی تلوار، اہم تصویریں وغیرہ کو نیلامی کے لیے پیش کیا اور جب پاکستان کا جھنڈا نیلام کرنے کیلئے پیش کیا تو پیپلز پارٹی کے ایک رکن امان اللہ خان نے اسے ناکام بنایا۔ یہ خبر ایک ہفتہ وار اردو اخبار نے شائع کی اور اسی طرح پاکستان میں بھی ایک اخبار نے اس خبر کو نشر کیا تو اسکی وضاحت لندن سے تقریباً ۱۴۰ میل دور ولور ہمٹن شہر کی قادیانی جماعت کے صدر ملک یاسین نے کی۔جس میں پاکستانی پرچم کی نیلامی کو درست قرار نہیں دیا گیا۔اور اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا اور کہا کہ قادیانی جماعت پاکستان کی سلامتی کے خلاف ایک لمحہ بھی نہیں سوچ سکتی اور پاکستان سے دل وجان سے محبت کرتی ہے۔اس کے علاوہ پاکستان ہائی کمیشن ڈپٹی ہائی کمیشنر آصف درانی نے بھی مذکورہ خبر کو حقائق کے منافی قرار دیا۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے مذکورہ رپورٹ ایک اردو ہفتہ وار نے شائع کی ہے اسی اخبار نے اپنی دوسری اشاعت میں اس کو حقیقت پر مبنی قرار دیا ہے۔ جہاں تک ملک یاسین قادیانی کی تردیدی بیان تعلق وہ ہرگز تسلی بخش نہیں اس لیے کہ ایسا تردیدی بیان قادیانی جماعت کے مرکز سے جاری ہونا چاہئے اور یہ کہ قادیانیوں کو پاکستان کی سلامتی کتنی عزیز ہے اور وہ پاکستان سے کتنی محبت کرتے ہیں اسکے قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود نے ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۹ء تک جو بیانات دیے وہی کافی ہیں اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آیا وہ ''اکھنڈ بھارت'' عقیدہ رکھتے ہیں کہ نہیں؟